ترانہ

یہ میرا چمن ہے میرا چمن، میں اپنے چمن کا بلبل ہوں
سرشارِ نگاہِ نرگس ہوں، پابستۂ گیسوئے سنبل ہوں
یہ میرا چمن، یہ میرا چمن، یہ میرا چمن ہے میرا چمن، میں اپنے چمن کا بلبل ہوں

جو طاقِ حرم میں روشن ہے، وہ شمع یہاں بھی جلتی ہے
اس دشت کے گوشے گوشے سے اک جوئے حیات اُبلتی ہے
یہ دشتِ جنوں دیوانوں کا، یہ بزمِ وفا پروانوں کی
یہ شہرِ طرب رومانوں کا، یہ خلدِ بریں ارمانوں کی
فطرت نے سکھائی ہے ہم کو افتاد یہاں، پرواز یہاں
گائے ہیں وفا کے گیت یہاں، چھیڑا ہے جنوں کا ساز یہاں
یہ میرا چمن ہے میرا چمن، میں اپنے چمن کا بلبل ہوں

اس بزم میں تیغیں کھینچی ہیں، اس بزم میں ساغر توڑے ہیں
اس بزم میں آنکھ بچھائی ہے، اس بزم میں دل تک جوڑے ہیں
ہر شام ہے شامِ مصر یہاں، ہر شب ہے شبِ شیراز یہاں
ہے سارے جہاں کا سوز یہاں اور سارے جہاں کا ساز یہاں
ذرّات کا بوسہ لینے کو سو بار جھکا آکاش یہاں
خود آنکھ سے ہم نے دیکھی ہے باطل کی شکستِ فاش یہاں
یہ میرا چمن ہے میرا چمن، میں اپنے چمن کا بلبل ہوں
یہ میرا چمن، یہ میرا چمن، یہ میرا چمن ہے میرا چمن، میں اپنے چمن کا بلبل ہوں

جو ابر یہاں سے اٹھے گا، وہ سارے جہاں پر برسے گا
ہر جوئے رواں پر برسے گا، ہر کوہِ گراں پر برسے گا
ہر سرو و سمن پر برسے گا، ہر دشت و دمن پر برسے گا
خود اپنے چمن پر برسے گا، غیروں کے چمن پر برسے گا
ہر شہرِ طرب پر گرجے گا، ہر قصرِ طرب پر کڑکے گا
یہ ابر ہمیشہ برسا ہے، یہ ابر ہمیشہ برسے گا
یہ ابر ہمیشہ برسا ہے، یہ ابر ہمیشہ برسے گا
یہ ابر ہمیشہ برسا ہے، یہ ابر ہمیشہ برسے گا
برسے گا، برسے گا، برسے گا۔

مجازؔ